سوال

(10) شیعہ عامی کا سوال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بحضور جناب علامہ صاحب قبلہ وکعبہ صاحب یا علی مدد سلام علیکم کے بعد گزارش ہے کہ ایک مسئلہ کی تحقیق چار کتابوں سے دینا ہے وہ مسئلہ یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی آیت آنے سے قبل قرآن پڑھ کر سنایا ہے یا کہ نہیں ؟ اگر سنایا ہے تو بحوالہ کتاب و نمبر صفحہ کتاب اہلسنت وجماعت دیں اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وحی آیات لانے سے پہلے امت کو حکم خداوندی سنا دیا کرتے تھے اور خداتعالی سے حکم ہوا کہ آپ وحی آنے سے پہلے حکم نہ سنایا کرو۔ ہمارا اس پر ایمان ہے کہ سنا دیا کرتے تھے اور فریق ثانی اس بات کے خلاف ہے وہ کہتا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا اگر ایسا ہے تو میں شیعہ ہو جاؤں گا اگر نہ دکھایا تو تم سنّی ہو جاؤ اور ہمارے درمیان تحریر نامہ لکھا گیا ہے اگر ثبوت نہ ہوا تو میں سنّی ہو جاؤں گا ۔ اگر ہو گیا تو وہ شیعہ ہو جائے گا ۔ ثبوت ان چار کتابوں سے ہونا چاہیے : صحیح بخاری ، مسلم ، ترمذی ، مشکوٰۃ۔ ؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پیغمبر اسلام علیہ والہ السلام کو یہ آیت ممانعت کرتی ہے کہ وحی پہنچنے سے پہلے تم آیت پڑھ کر مت سنایا کرو۔ آیت ہے :

''وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ''

''تو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کر اس سے پہلے کہ تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے'' (سورۃ طہ:114)

اب قرآن نازل ہونے سے پہلے وہ قرآن کو نہیں جانتا تھا تو کیونکر پہلے سنا دیتا تھا جس سے ان کو منع کیا گیا جب قرآن خود اس بات کی گواہی دے رہا

ہے تو پھر بخاری و مسلم وغیرہ قرآن کے مقابلہ میں کیا زیادہ معتبر ہو سکتی ہے ؟ (دار الشریعہ سادات گنج لاہور۔ نمقہ خادم الشریعۃ المطہرۃ علی الحائری لقلمہ)

محدث روپڑی

شیعہ عالم کا فرض تھا کہ سائل کو کلمات شرکیہ (یا علی مدد) سے روکتے نیز کسی کو قبلہ وکعبہ کہنا بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا شبہ پڑتا ہے مگر شیعہ عالم نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ اسی سے ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ اصل سوال کے جواب میں کیا خیر ہوگی۔ خیر سنیے!

جواب کی بسم اللہ ہی غلط ہے معلوم ہوتا ہے کہ عربیت سے ناواقف ہیں ورنہ (علیہ واٰلہ السلام) ترکیب ضعیف استعمال نہ کرتے بلکہ (علیہ وعلی اٰلہ السلام) کہتے کیونکہ ضمیر مجرور پر عطف کے وقت اعادہ جارے کا ضروری ہے چنانچہ کتبِ نحو میں مسئلہ مشہور ہے۔

پہلے سوال کا جواب تو کچھ نہیں دیا اور دیتے بھی کہاں سے جبکہ کتب اہلسنت میں اس کا نام ونشان نہیں ہاں دوسرے سوال کے جواب کے لئے جرأت کی ہے مگر اس کا جواب بھی نہ دیتے تو بہتر تھا کیونکہ جواب دینے سے ان کی علمیت کا راز فاش ہوگیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

''وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ''

''اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کو اتارا ہے، آپ اس سے پہلے یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا چیز ہے؟ لیکن ہم نے اسے نور بنایا، اس کے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں، ہدایت دیتے ہیں، بیشک آپ راہ راست کی رہنمائی کر رہے ہیں۔'' (سورۃ الشوریٰ: 52)

اس آیت میں صاف ظاہر ہے کہ آپ کو وحی کے ذریعہ سے علم ہوا ہے۔ پہلے آپ کو کتاب کا کوئی علم نہ تھا بلکہ ایمان کی اصل حقیقت سے بھی ناواقف تھے۔

رہی وہ آیت جو شیعہ عالم نے پیش کی ہے وہ پوری نہیں لکھی۔ اس کے اخیر میں

''وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا''

''ہاں یہ دعا کر کہ پروردگار! میرا علم بڑھا'' (سورۃ طہ: 114)

بھی ہے اس کی تفسیر خیر الامۃ (ان کا لقب حبر الامۃ معروف ہے) مفسر القرآن ابن عباس نے یہ کی ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام قرآن مجید کی وحی لے کر رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوتے اور رسول اللہ ﷺ پر پڑھنا شروع کرتے تو آپ ﷺ بھولنے کے خوف سے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے جیسے شاگرد استاد کے ساتھ پڑھتا ہے اس پر ارشاد ہوا کہ وحی ہونے سے پہلے جلدی کرنے کی ضرورت نہیں اور کہہ اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔

اخیر کے ٹکڑے (کہہ اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے) سے اس طرف اشارہ ہے جو وحی تجھے آچکی ہے تو اس کے بھولنے سے ڈرتا ہے خدا تجھے اس سے زیادہ دینا چاہتا ہے پس تیرا یہ ڈر فکر ٹھیک نہیں!

دوسری جگہ خداوند تعالیٰ اس کی زیادہ وضاحت کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

''لَا تُحَرِّکۡ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعۡجَلَ بِہٖ - اِنَّ عَلَیۡنَا جَمۡعَہٗ وَ قُرۡاٰنَہٗ - فَاِذَا قَرَاۡنٰہُ فَاتَّبِعۡ قُرۡاٰنَہٗ - ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا بَیَانَہٗ''

''(اے نبی) آپ قرآن کو جلدی (یاد کرنے) کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔ اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔ پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے'' (سورۃ القیامۃ: 16تا19) ملاحظہ ہو بخاری جلد2 کتاب التفسیر ص 734۔

ناظرین!

خیال فرمائیں کہ جب ان کے علامہ فہامہ بلکہ مجتہد العصر بلکہ قبلہ وکعبہ کلام الٰہی سے اتنے بے خبر ہیں کہ بعض آیات کا پتہ ہی نہیں کہ قرآن مجید میں ہیں یا نہیں اور جن کا پتہ ہے ان کی تفسیر کا پتہ نہیں تو ان کے عوام کی کیا حالت ہوگی ان کی نسبت تو یہ کہنا بالکل درست ہوگا۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

میرے خیال میں کلامِ الٰہی سے یہ اس لئے واقفی ضروری نہ سمجھتے ہوں گے کہ یہ قرآن مجید حضرت عثمان وغیرہ کا جمع کردہ ہے۔ اگر واقعی یہ وجہ ہے تو پھر حضرت علی کا جمع کردہ قرآن مجید پیش کریں۔ اگر نہیں تو پھر مذہب شیعہ کی کوئی آسمانی کتاب ہی دنیا میں موجود نہ ہوئی۔ پس اس سے بڑھ کر شیعہ مذہب کے بناوٹی ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے؟ فقط

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد01